سوال

معاذرضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جس نے اپنے بھائی کوکسی گناہ کی عاردلائی اسے وہ عمل کرنے سے قبل موت نہیں آئے گی) سنن ترمذي۔ گزارش ہے کہ مندرجہ بالاحدیث کی بالتفصیل شرح فرمائیں ؟

جواب

الحمد للہ

یہ حدیث امام ترمذی نے کتاب صفۃ القیامۃ والورع (2429) میں روایت کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں (من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ) اس حدیث کو شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی ضعیف الجامع حدیث نمبر (5710) میں موضوع قراردیا ہے۔

ضعیف اور موضوع احادیث سے نہ تواحکام ہی ثابت ہوتے اور نہ ہی ان دونوں پر عمل ہوسکتا ہے۔

رہامسئلہ اس حدیث کے معنی کا توشیخ مبارکپوری کہتے ہیں :

یہ قول (من عیر) یہ تعییر سے ہے یعنی جس نے عیب لگایا (اخاہ) یعنی دینی بھائی (بذنب) یعنی اس گناہ کا عیب دیاجس کی وہ توبہ کرچکا ہے امام احمد رحمہ اللہ نے اس کی تفسیر یہ کی ہے (لم یمت) ضمیر من کی طرف لوٹ رہی ہے (حتی یعملہ) یعنی وہ گناہ جس کا اس نے اپنے بھائی پر عیب لگایا تھا۔

گویاکہ جس نے اپنے بھائی پرکسی گناہ کا عیب لگایا اوراسے عاردلائی جیساکہ قاموس میں ہے کہ اوروہ ہرچیزجسے لازم کرے وہ عیب ہوگا، اسے اس کا بدلہ اس طرح دیا جائے گاکہ اس سے توفیق سلب کرلی جائے گی حتی کہ جس چیزکی عاراس نے اپنے بھائی کودلائی تھی وہ بھی اس کا مرتکب ہوگا لیکن یہ اس وقت ہے جب اس نے اپنے بھائی کوعاراس لیے دلائی کہ وہ اس سے بچاہواہے اوراس نے اس پرخوشی کی ہو۔ تحفۃ الاحوذی (7/173)۔

اس حدیث کے ضعیف ہونے کا یہ معنی نہیں کہ کسی گنہگار کوعاردلانی جائز ہے، اورگناہ کرنے والوں کی کئی قسمیں ہیں :

کچھ توایسے ہوتے ہیں جوتوبہ کرکے اللہ تعالی کی طرف لوٹ آتے ہیں، یاپھران پرحدلگادی جاتی ہے، توایسے اشخاص پر عیب لگانا اورانہیں عاردلانا جائزنہیں، اس لیے کہ اس نے اپنے آپ کوتوبہ کرکے یاحدلگواکرپاک کرلیا ہے، اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

(گناہوں سے توبہ کرنے والاایسے ہی ہے جیسے کسی کاگناہ ہوہی نہ) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر(4140) اوربوصیری نے اسے صحیح کہا ہے جیساکہ "الزوائد/حاشیۃ سنن ابن ماجۃ" میں ہے۔

اورامام احمد رحمہ اللہ نے جوسزا حدیث میں بیان کی گئی ہے اس شخص کے لیے حلال قراردی جواس شخص کوعاردلاتا ہے جس نے اپنے گناہوں سے توبہ کرلی ہو، جیساکہ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے حدیث کی تخریج کرنے کے بعدامام احمد رحمہ اللہ تعالی عنہ سے نقل کیا ہے کہ :

امام احمد رحمہ اللہ تعالی کاقول ہے کہ : اس گناہ پرجس سے وہ توبہ کرچکا ہو۔

اوران میں ایسے گنہگار بھی ہیں جوگناہ کرتے لیکن اعلانیہ نہیں کرتے، تواس کے بارہ میں جسے علم ہوجائے اس پرضروری ہے کہ وہ اسے نصیحت کرے اوراس کے گناہ پرپردہ ڈالے،

اور کچھ ایسے ہیں جو اپنے گناہ اعلانیہ کرتے ہیں، تو اسے بھی نصیحت کی جائے گی، جس طرح کا تقاضا ہو اس شخص سے لوگوں کو بچایا جائے۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں :

اس کا احتمال ہے کہ وہ یہ چاہتا ہو : آپ کا اپنے بھائی کو اس کے گناہ کی عار دلانا اس کے گناہ سے بھی سخت گناہ اور معصیت والا کام ہو اس لیے کہ اس میں اطاعت کا اظہار اور تزکیہ نفس اور شکر اور گناہ سے برات کا اظہار ہے اور آپ کا بھائی اس کا مرتکب ہوا ہے۔

اور ہوسکتا ہے کہ آپ نے اسے اس کے گناہ کی بنا اور جو کچھ اسے ذلت اور رسوائی حاصل ہوئی ہے اس کی بنا پر توڑ کر رکھ دیا ہو، اور تکبر، دعوی کے مرض سے خلاصی اور اللہ تعالی کے سامنے سر جھکائے اور عاجزی وانکساری والے دل کے ساتھ کھڑا ہونا تیری اطاعت کے اظہار اور اس کا بڑھا کر بیان کرنے اور اللہ تعالی اور اس کی مخلوق پر احسان جتلانے سے بہتر اور نفع مند ہے۔

تو یہ گنہگار اللہ تعالی کی رحمت کے کتنا قریب ہے، اور وہ ذلیل اللہ تعالی کے غصہ اور ناراضگی کے کتنا قریب ہے، تو ایسا گناہ جس سے تو اس کے ہاں ذلیل ہو اس اطاعت سے اچھا ہے جس کے ساتھ تو اس پر جرات کرے، اور یہ کہ تو رات سو کر گزارے اور صبح کو ندامت کرنا تیرا رات قیام کرکے صبح تکبر کرنے سے بہتر ہے، اس لیے کہ تکبر کرنے والے کے اعمال اوپر نہیں جاتے۔

اور یہ کہ تو اعتراف کرتا ہوا تیرے رونے اور جرات کرنے سے اچھا اور بہتر ہے، اللہ تعالی کے ہاں گنہگار کی آہیں جرات اور تکبر کے ساتھ تسبیح کرنے کی آواز سے زیادہ محبوب ہیں، اور ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالی نے اسے اس گناہ سے ایسی دوائی پلائی ہو جس سے ایک قاتل بیماری نکال باہر کی ہو جو تیرے اندر ہے جس کا تجھے علم ہی نہیں۔

اللہ تعالی کی معصیت اور اطاعت کرنے میں اللہ تعالی کے کچھ راز ہیں جنہیں اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا جسے اہل بصیرت ہی پاسکتے ہیں اور وہ بھی صرف اتنا کہ جو معارف بشری پاسکیں اور اس کے پیچھے ایسے اسرار ہیں جن پر کراما کاتبین بھی مطلع نہیں ہوسکتے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کا ارتکاب کرلے تو اسے حد لگاؤ اور اسے ملامت نہ کی جائے۔

اور جیسا کہ یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا آج تم پر کوئی ملامت نہیں

یقینا میزان اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے اور حکم اللہ کا ہی ہے، تو وہ کوڑا جو اس گنہگار کو مارا گیا ہے وہ دلوں کے پھیرنے والے کے ہاتھ میں ہے، اور اس مقصد حد لگانا ہے نا کہ عار دلانا اور ملامت کرنا، اور قدر اور اس کی طاقت سے بے خوف تو صرف جاھل ہی ہوتے ہیں۔

اللہ تعالی جو کہ اپنی مخلوق کو سب سے زیادہ جانتا اور زیادہ قریب ہے نے فرمایا ہے :

اور اگر ہم آپ کو ثابت قدمی سے نہ نوازتے تو آپ بھی ان طرف تھوڑا بہت مائل ہو ہی جاتے۔

اور یوسف علیہ السلام علیہ نے فرمایا تھا :

اے اللہ اگر تو ان کے فریب اور ہتھکنڈوں کو مجھ سے دور نہیں کرے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو کر جاہلوں میں ہو جاؤں گا۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عام طور پر قسم اس طرح ہوا کرتی تھی "دلوں کو پھیرنے والے کی قسم"

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"سب دل رحمن عزوجل کی انگلیوں کے درمیان ہیں اگر وہ اسے سیدھا رکھنا چاہے تو سیدھا رکھتا ہے اور اگر اسے ٹیڑھا کرنے چاہے تو ٹیڑھا کر دیتا ہے"

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللھم مقلب القلوب ثبت قلوبنا علی دینک اللھم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک" ، اے اللہ اے دلوں کو الٹ پلٹ کرنے والے ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت رکھ اے اللہ اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر پھیر دے ۔ مدارج السالکین (1/177-178) ۔

والله تعالی اعلم.